رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

تواریخ مذہب ۸ر

تواریخ روم ۸ر

تواریخ مصر ۸ر

تواریخ یونان ۸ر

مرقع روس ۸ر

قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر

حیات پولوس ۴ر

حیات داؤد ۸ر

جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو ۳ر

مفید حکایتیں

راماپال سنگھ رومن اردو ۸ر

تلاش حق اردو۔ رومن اردو ۳ و ۲ر

دولت لازوال اردو ۲ر ۵ر ۶ر

دولت لازوال رومن اردو ۸ر

عزت بیمثال اردو ۲ر ۵ر ۶ر

" " رومن اردو ۸ر

حالات جاپان ۲ر و ۸ر

شریف بیبیاں ۳ر و ۹ر

چندر لیلا سادھنی اردو ۲ و ۶ر گورمکھی ۲ر

سیر ہند ۵ر

وکیل کی سرگذشت رومن ۶ر

سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کی کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن اردو ۸ر

سمپردائے ۶ر و ۱۰ر

ویدوں کی تعلیم ۱۰ر

وشنو کے دس اوتار ۲ر

ویدک تصنیفات ۱ر

ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی

ویدوں کی دیوتا پرستی "

ویدوں کی ازلیت ۲ پائی

پرستش حیوانات ۳ پائی

تیرتھ ۲ پائی

اہل ہنود کے تیوہار ۲ پائی

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اردو ۱ر

خدائے اسلام ۲ر

ینابیع القرآن ۲ر

الکفارہ ر

بائبل یا قرآن ۱۰ر

مسیح ابن اللہ ۲ر
اثمار شیریں ۳ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۴ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوتِ اسلام ۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بے گناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط ″
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ″
حضرت محمد ″
انجیل شریف کی صحت و درستی ″
اسمارِ الٰہی ″
خدا کے دس حکم ″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ″
مسیح یا محمد ″
نماز ″
سچا اسلام ″
قرآن ″
یسوع مسیح ″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ″
سورہ فاتحہ ″
ہمارا شافع کون ہے ″

خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ″
انصاف کا دن ″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۱۰ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
اصلاح اخلاق ۳ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۲ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
″ ″ ″ پنجابی اردو حروف ″
″ ″ ″ رومن اردو ″
″ ″ ″ گورمکھی ″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
سوالات لوقا کی انجیل پر ″ ۱ر
سوالات یوحنا کی انجیل پر ″ ۱ر

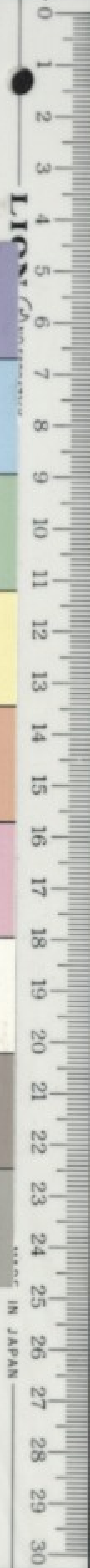
مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسا ۸ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۸ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۹
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۸ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
صحت جسمی اُردو ۴ر
انجیل برنباس کے حالات کا رسالہ ۲ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ سوالات ۴ر

متفرق کتابیں

دائی گری رومن اردو ۱۲ر فارسی اُردو ۱۲ر
ہدایت تیمارداران رومن اردو ۵
ابن حور اردو ۸ر — رابنسن کروسو ۱۲ر
طلائی شمعدان ۴ر — مارکو پولو کا سفرنامہ
روح سے معمور زندگی ۴ر
طریق دعا ۴ر
شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۹ر





نورافشاں

لودیانہ - جمعہ - ۶ مارچ - سنہ ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین۔

گلدستۂ اخبار

سر ارتھر ریڈ سابق پنجاب چیفکورٹ کے چیف جج ۱۲ ماہ حال کو (سٹی آف کلکتہ) جہاز پر بمبئی سے انگلستان کو روانہ ہونگے

شملہ میں گذشتہ جمعرات کو ۱۰ - ۷ ۴ منٹ پر ایک بھونچال آیا اور اس کا اثر ۴۰۰ میل تک تھا۔

ہز آنر سرمائیکل اڈوائر لفٹنٹ گورنر پنجاب ۱۴ ماہ حال کو دہ بجے شام اسلامیہ ہائی سکول لاہور کی نئی عمارت کا بنیادی پتھر نصب فرمائیں گے۔ انجمن حمایت اسلام کی طرف سے ہز آنر کو ایک ودرس دیا جاویگا۔

پنجاب یونیورسٹی کے چانسلر نے ذیل کے اشخاص کی یونیورسٹی میں شراکت قبول فرمائی ہے۔ آنریبل مسٹر ایچ جے مینارڈ نائب فنانشل کمشنر کو بجائے پادری ایچ۔ ڈی گرسوولڈ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کے اور آنریبل مسٹر جسٹس ڈی سی۔ جانسٹن کو بجائے آنریبل سرالیفرڈ کینگٹن کے جو اپنے عہدوں سے مستعفی ہوئے ہیں۔

ہز ہائنس آغاخاں الفنسٹن کلب کے ممبر انتخاب کئے گئے ہیں۔

برٹینک جہاز وائٹ سٹار لائن کا جس کا وزن ۵۰۰۰۰ ٹن ہے۔ بلفاسٹ پر بہت سے تماشبینوں کے سامنے جوکہ باوجود ہونے بارش کے جمع تھے۔ پہلی دفعہ سمندر میں ڈالا گیا ہے۔

علیگڈھ کالج کے بورڈنگ ہوس میں چند لڑکے آپس میں لڑ پڑے اور انہوں نے چاقو نکال لئے۔ دو لڑکے زخمی ہوئے پر اس کا سبب نہ معلوم۔ تفتیش جاری ہے۔

ہز اکسیلنسی سر او مور کریگ نے دہلی سے ۴ ماہ حال کو روانہ ہوکر فوج کمانڈر انچیف کی رہائش گاہ سے علی پور روڈ پر تعینات کی جاوے گی۔

جنرل افیسر کمانڈنگ نارتھرن آرمی ۴ ماہ حال بدھ کے روز آگرے سے دورے پر روانہ ہوگئے ہیں۔ اور ان کی تاریخیں ذیل میں ہیں۔ ۵ مارچ فیض آباد ۸ - ۹ بریلی کو ۱۰ - ۱۱ دہلی ۱۲ کو ہوشیارپور ۱۳ کو اونہ (سوہن وادی کے لئے ضلع ہوشیارپور) ۳۱ ڈیرہ کوپی لپور ۱۴ اپریل چھاکوٹ ۱۵ جہلم ۱۷ مری کو۔

ہر ہائینس بیگم بھوپال نے ۲۵۰۰۰ روپیہ علی گڑھ میں ایک عمارت کے واسطے دینا منظور کیا ہے۔ جوکہ تمام ہندوستانی مسلمانوں کی تعلیمی کنفرنس کے لئے استعمال ہوگی۔

ذیل کے اشخاص نے ۲۴ ماہ گذشتہ کو وئسرِیگل لاج میں ڈنر نوش کیا۔ مسٹر ڈبلیو۔ کلارک۔ مس فورڈ۔ مس جونہ دسٹر بے۔ سکاٹ۔ سر ویلٹائن گیرل بھی اسی روز وائسریگل لاج میں تشریف آور ہوئے ہز اکسیلنسی ویسرائے و لیڈی ہارڈنج معہ سر ویلٹائن گیرل۔ لیڈی الیگٹن۔ مسٹر بینس مس لیچ و سٹاف (لفٹنٹ کرنل مکسول۔ کیپٹن آسرو کیپٹن بینین) ۲۷ فروری کو دہلی سے آگرہ کو روانہ ہوئے تھے۔ اور سنیچر کو واپس آگئے ہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ نے ہز ہائنس آغاخاں کا استعفیٰ منظور کرلیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ تجویز کی ہے کہ ہز ہائنس کی جگہ دوسرا پریذیڈنٹ انتخاب نہ کیا جاوے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر و لیڈی اڈوئیر کرنل بیلی و کیپٹن ہاروے گذشتہ جمعرات کو ہز اکسیلنسی ویسرائے و لیڈی ہارڈنج کے مہمان فرما ہوئے ہیں۔

پیرانا باد شاہی پل جو کرنال سے ۵ میل جرہ میں ہے۔ وہ سنہ ۱۹۰۴ء کے ایکٹ کے مطابق محفوظ یادگار قرار پایا ہے۔

سابق مہاراجہ سکم کے انتقال کے دوسرے روز پولیٹکل ایجنٹ نے غیر رسمی طور پر مہاراج کار گو مسند نشین کیا۔

ہر ہائنس بیگم بھوپال نے اپنی دارالریاست کے تین گرلز سکولوں کی تقویت کے لئے چار لاکھ روپیہ زیر قانون اوقاف خیراتی مخصوص کیا ہے۔

تار برقیات

۲ مارچ اتھینز ۔ یونانیوں نے البانیہ کو گورنمنٹ کے حوالے کر دیا ہے ۔ خود مختاری کا جھنڈا سانتی کوارنٹا میں نصب کیا گیا ۔ جہاں کہ یونانی لاچار ہیں ۔

۲ مارچ لنڈن ۔ مسٹر کلینڈ نے آج ہوس آف کامنس میں کہا کہ لزبن کے منسٹر کو کہا گیا کہ بریسل کے حادثہ کی بابت پرتگال گورنمنٹ کو زور دیوے ۔ لوانڈہ کا منشیر یہ بیان کرتا ہے ۔ کہ گورنر جنرل نے اہل پرتگال کا گورنر کو بدراستہ سن سلوٹیہ تار دی کہ فوراً مسٹر بریسل کو رہا کر دو ۔ اگر اس کو رکھنے کے لئے کافی سبب نہیں ہے ۔

۲ مارچ لنڈن ۔ ہندو کے تیگے ال بزلانے کا ارادہ بالکل چھوڑ دیا گیا ہے ۔ اور ایک یادگاری عبادت جمعرات کے دن اسی جگہ ہوئی تھی ۔

۲ مارچ ایڈیلیڈ ۔ لارڈ ڈینمن نے ڈاکٹر موسن کا دارالعلوم میں استقبال کیا ۔ اور ایک نوجوان کے حفاظت سے واپس آنے کی مبارکبادی کی تھی ۔ اور دو ساتھیوں کے مرجانے کا افسوس بھی ظاہر کیا ۔ لارڈ ڈینمن نے بتلایا کہ ایسی مہم کا خرچ بے شمار پونڈ سٹرلنگ اور بیش بہا تھا ۔ ڈاکٹر موسن نے یہ کہا کہ کامن ولیتھ کے جنوب میں بڑی بھاری زمین ہے ۔ جو کہ آئندہ میں آسٹریلیا کے لئے بڑی مفید ہوگی ۔

۲ مارچ لنڈن آج مسٹر الف ڈی گ لیڈ نے ہاؤس آف کامنس کے سوال کے جواب میں کہا کہ مسٹر بائن اس کو حفاظت نہیں خیال کرتے ۔ کہ منیٹین کی تفتیش کی کمیٹی ابھی روانہ ہو ۔

۲ مارچ مکسیکو ۔ جنرل ولا بتلاتے ہیں ان کا پورا یقین ہے کہ بوچ جرمن امریکن مر گیا ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ بوچ جوریز میں رہا کیا گیا ۔ اور شک ہے کہ وہ قتل ہو گیا

۲ مارچ لنڈن ۔ مشہور شاہی منگنیاں قریب الوقت ہیں ۔ شہزادہ ولیعہد یونان کی شہزادی الزبتھ رومانیہ کے ساتھ و شہزادہ ولیعہد رومانیہ کی شاہ روس کی ایک بیٹی سے

۲ مارچ سکندر آباد ۔ لفٹنٹ ایل ۔ او ۔ شاہ ویں ڈوگراں گارڈس نے مرزا پلی پر ایک چیتے سے اپنی جان کے لئے بہت ہی سخت لوے ۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک بجے شام انہوں نے ایک چیتے کو گولی ماری اور اس کو مرا ہوا خیال کر کے وہ ایک چٹان پر بیٹھ گئے ۔ کہ فوراً وہ چیتا ان پر جھپٹا ۔ انہوں نے اس کا گلا پکڑ لیا ۔ تمام شکاری دوڑے اور چیتے کو باندھ لیا ۔ مگر اس سے پہلے وہ مسٹر شاہ کے پاؤں اور ہاتھ کو زخمی کر چکا تھا ۔ بعد ازاں اسی شام کو بیہوشی کی حالت میں مسٹر بیلی ڈ نظام ریلوے پولیس کے ان کو ہسپتال میں لے آئے ۔

۳ مارچ ۔ دہلی ۔ دی رائٹ آنریبل ارل آف منٹو کے جی پی سی جی سی ایس ۔ آئی ۔ جی ۔ سی ۔ ایم ۔ جی ۔ جی سی آئی ۔ ای ۔ سابق وایسرائے و گورنر جنرل ہندوستان کی یادگاری عبادت دہلی میں ہم ماہ حال کو بدھ کے روز ۹ بجے صبح سینٹ جیمس چرچ میں ہوئی ۔ بہت سے افسران گورنمنٹ بھی حاضر تھے ۔ اور سبھوں نے ماتمی لباس پہنا تھا ۔

۳ مارچ کلکتہ ۔ لارڈ کارمائیکل نے لارڈ منٹو کے فوت ہونے پر اظہار ہمدردی کیا ۔ کونسل بغیر کسی کارروائی کے برخاست ہوئی

۳ مارچ لنڈن ۔ اپی رس کی حالت ویسی ہی ہے جیسی کہ اشتر یں ہے ۔ خود مختار حکومت البانیہ کو شامل کرنے سے انکار ہے ۔ فوجوں پر اس کا بھروسہ ہے ۔ مگر ان کے مقبوضوں کو مدد دینے سے وہ انکار کریگے ۔

۳ مارچ نیویارک ۔ ایک برفانی طوفان اتوار کے روز اور کل آیا جو کہ ۱۸۸۸ء کے طوفان سے بھی سخت تھا مطرب سے کرکی سیلیگراف نہ آئی ۔ اور اس پاس کے بہت سے مصدر گئے

۳ مارچ لنڈن ۔ ہزمجسٹی بادشاہ جارج پنجم و ملکہ نے لیڈی منٹو و ارل کے خاندان کو تسلی کا تار بھیجا ۔

لیڈی منٹو کو ملکہ الیگزینڈرا مع دیگر شاہی ممبران سے ہمدردی کے پیغام موصول ہوئے ہیں ۔ ہزاکسیلنسی لارڈ ہارڈنج اور لارڈ و لیڈی ابرڈین ۔ لارڈ روز بری اور اور مشہور شخصوں سے ۔

۳ مارچ نیویارک ۔ سلوبٹرن ہیلوان نہ محدود وقت کے لئے ۳½ و ۷½ برس کے درمیان قید کیا گیا ہے ۔ کیونکہ اس نے گھر کے ایک بڑے کمرے میں بم رکھ دیا تھا ۔

۳ مارچ نیویارک ۔ انگلستان آسٹریلیا ۔ فرانس بلجیم جرمنی و کینیڈا نے ڈیوس کپ کے ٹنس کے میچ میں نیویارک کو چیلنج کیا ۔

۳ مارچ ۔ الہ آباد ۔ مسٹر جسٹس ای ۔ ایم ۔ ڈیس ۔ سی چیف الہ آباد ہائیکورٹ گذشتہ ڈاک کے جہاز سے رخصت سے واپس آگئے ہیں ۔ مسٹر اے ۔ ای ۔ ریکس جو مسٹر چیف کی جگہ عارضی طور پر تھے ۔ اپنے پہلے عہدے پر چلے گئے ہیں

۳ مارچ لکھنؤ ہزآنر لفٹنٹ گورنر پنجاب دہلی سے یہاں آج ۱۰ بجے صبح وارد ہوگے ۔ انکا وارد ہونا عام تھا ۔ ہز ہائنیس مہاراجہ مع اپنے دو فرزندوں کے و مسٹر ٹیگن کمشنر جالندھر سٹیشن پر ہزآنر کے استقبال کے لئے حاضر تھے ۔

۳ مارچ دہلی ہزاکسیلنسی لیڈی ہارڈنج نے مع مسز ہیلی کے اندرپرستہ گرلز سکول ۔ و کوئین میری گرلز سکول کا آج شام کو معائنہ فرمایا ۔

۳ مارچ الہ آباد ۔ ہزاکسیلنسی ہز چیف ڈف بمبئی سے ۱۰ ماہ حال کو یہیں تشریف آور ہونگے ۔

۳ مارچ شملہ ۔ پچھلے دنوں شملہ میں بہت بارش ہوئی اور کبھی کبھی اولے بھی ۔ موسم زیادہ جاڑے کا خیال کیا جاتا ہے ۔ اور برف بہت پڑتی ہے ۔ اور بھی بارش کی امید ہے ۔



ایڈیٹوریل نوٹس

ملا دینے والی کڑی

یہ ایک اصول موضوعہ یا امر بدیہی ہے کہ جہاں تہذیب ہے وہاں اتحاد ہے۔ اصل میں تہذیب ہی ایک نہایت ضروری اور عجوبہ کڑی ہے جو قومی زنجیر کی ایک ایک کڑی کو ملا کر ایک مسلسل اور مضبوط زنجیر بنا دیتی ہے۔ بلکہ اگر سچ پوچھو تو تہذیب مجموعی نام ہے ان طاقتوں اور عملوں کا جو ہر ایک کڑی کے اندر ہوتے ہیں جن سے تمام کڑیاں ایک دوسری کے ساتھ متحد ہوتی اور ایک زنجیر بنجاتی ہے۔ اور تب اس پہلی نسبت پر زنجیر کا نام صادق آجاتا ہے۔ قومی زنجیر اسی وقت بن اور مضبوط اور مفید ہو سکتی ہے جب کسی قوم کے ہر افراد ان خاص طاقتوں اور عملوں سے جن کا مجموعی نام تہذیب ہے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوں۔ سمندری تجارت اور سفر جو ایک ساحل سے دوسرے ساحل اور ایک قوم سے دوسری قوم تک جہاز کی نال کی طرح جاری ہیں۔ وہ سب ایک بین الاقوامی اتحاد و اتصال ہے۔ ریلیں تار برقیات اور ڈاکخانجات یہ سب کیا ہیں۔ مگر صرف ملکی تجارتی اور مجلسی کڑیاں ہیں جو مختلف قوموں یا ایک ہی قوم کے متفرق اور منتشر افراد کو باہم ملا دیتی ہیں۔ بلکہ خود مذہب بھی جس سے برادرانہ اور رفاقت پیدا ہوتی ہیں ایک اتحاد بلکہ اعلےٰ ترین اور مقدس اور سب سے زیادہ ضروری اور ملا دینے والی کڑی ہے جس کے بغیر ایک ہی ملک اور قوم کے افراد مستحسن اور مفید طور پر کبھی بھی آپس میں مل نہیں سکتے۔ جیسا کہ آج یہاں ہندوستان میں ظاہر ہے ہندو عیسائی اور مسلمانوں کا سوال اسی واسطے ہر مجلس اور سوسائٹی میں زیر بحث رہتا ہے۔ اگرچہ ہندو مسلمان اتحاد کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اور ایسا کرنا بھی حق اور ضروری ہے۔ مگر کیا وجہ کہ پھر بھی اتحاد نہیں؟

ہندو مسلمانوں کے ساتھ اور مسلمان ہندوؤں کے ساتھ ویسا برتاؤ نہیں کرتے اور دونوں مسیحیوں کے ساتھ ویسا برتاؤ نہیں کرتے جیسا کہ وہ اپنے افراد کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہندو مسلمانوں کی اور مسلمان ہندوؤں کی دوکانوں سے سودا نہیں لیتے۔ اگر ایک ہندو کشتی کر رہا ہے تو دوسرا ہندو اس کو منع نہیں کرتا۔ اسی طرح اس کے برعکس اور مسیحیوں کے ساتھ بھی یہ برتاؤ روا رکھا جاتا ہے۔ اگر ہم پوچھتے ہیں کہ اس کی ساری وجہ کیا ہے؟ جبکہ سبھوں کی ایک ہی زبان ایک ہی قومیت ایک ہی ملک ایک ہی تجارت اور ایک ہی خون ہے تو یہ تفرقہ کیوں؟ جہاں تک تجربہ اور مشاہدہ اور تواریخ اس سوال پر روشنی ڈالتے ہیں ہم ان سے یہی جواب پاتے ہیں کہ اس لئے کہ مذاہب ایک نہیں ہے جہاں تہذیب کی دیگر طاقتیں اور عمل اپنا کام کر رہی ہیں۔ وہاں مذہب کا تفرقہ بڑے زور سے مخالف کام کر رہا ہے اور باقی ملانے والی کڑیوں کو بھی کمزور اور ناکارہ بنا رہا ہے۔ حامیان اتحاد کو اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دینی اور اس میں کوشش کرنی لازم ہے۔ تب تو ان کی ساری کوششیں اور محنت بارآور ہونگی۔ ورنہ سب باتیں فضول ہیں اور خواہ مخواہ کی سر دردی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسباب کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا غیر ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ ان تینوں مذاہب میں سے کس مذہب کو انتخاب کرنا ضروری ہے جو سب کا مشترکہ ہو سکے۔ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں ہندوؤں اور مسلمانوں میں جو فرق اور قومی فرق ہے وہ خصوصاً کھانے پینے کی چیزوں کا اور ان کا استعمال وہ کئی ایک خارجی اور غیر ضروری دستورات اور رسمیات ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے ان قوموں کا اتحاد محال بلکہ ناممکن نظر آتا ہے لیکن برعکس اس کے مسیحی مذہب میں یہ درمیانی دیوار بالکل منہدم اور مسمار کر دی گئی ہے تاکہ مسیح میں سب ایک ہو جاویں "چنانچہ اُس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اُس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا جسے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا۔ تاکہ زمانوں کے پورے ہونے کا ایسا انتظام ہو کہ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو جائے خواہ وہ آسمان کی ہوں خواہ زمین کی"۔

(افسی ۱: ۹ و ۱۰)

پولیٹیکل معاملات میں پڑنے کا فائدہ۔

یہ امر تو ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنے دماغ سے تدابیر ملکی کے کام لیتے ہیں وہ نہ صرف انسانی طبقہ اعلےٰ میں پرواز کر رہے ہیں اور ملک کی تمام بہبودی اور ترقی کا بار اپنے کاندھوں پر اٹھائے رات دن لوگوں کی آسائش اور فارغ البالی اور حفظ امن میں سرتوڑ کوششیں کر کے اس بات کو عملی طور پر ثابت کر رہے ہیں کہ ؎

بینا بھلا اُسی کا ہے جو غیر کے لئے جیئے۔

مگر ساتھ ہی ان کو ایک جسمانی فائدہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اُن کی عمریں زیادہ ہوتی ہیں۔ گویا یہ عمر درازی کا ایک نہایت ہی عمدہ اور کارآمد اور لاثانی نسخہ ہے۔ یہ ایک کرشمہ دو کار کا مصداق ہے۔ اسی کے متعلق ایک انگریزی اخبار "ہیلپ فرینڈ" میں ایک لائق مضمون نگار نے ایک مضمون لکھتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جو لوگ پولیٹیکل معاملات میں دلچسپی اور حصہ لیتے ہیں اُن کی عمریں بڑھ جاتی ہیں اور مثال کے طور پر اُس نے سابق وزیر اعظم انگلستان مسٹر گلیڈسٹون کی مثال پیش کی ہے کیونکہ جس وقت انہوں نے آخری مرتبہ اس عہدہ پر مامور ہو کر اس کا چارج لیا تو اس وقت ان کی عمر بہت بڑھ چکی تھی۔ اس قدر طویل العمری کی مثال ایک اور بھی دیجاتی ہے۔ یعنی لارڈ پامرسٹن صاحب جو نیز وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ جب اُس نے آخری منصب وزارت پر جلوہ افروزی فرمائی تو اس کی بھی عمر بہت ہی بڑھ چکی تھی یعنی ان کی عمر ۸۰ سال سے بہت زیادہ کی تھی۔ بعض اور وزیر اعظم بھی ایسے گزرے ہیں جو ۸۰ سال سے زیادہ کی عمر کے ہو کر رحلت کر گئے۔ ان میں سے قابل ذکر یہ ہیں یعنی (۱) لارڈ سڈمتھ اور ہنری ایڈنگٹن جو ۸۶ سال کے ہو کر فوت ہوئے۔ (۲) ارل رسل جنکی عمر ۸۶ سال کی تھی (۳) ڈیوک آف ولنگٹن جو ۸۰ سال تک زندہ رہے۔ (۴) ارل گرے جنہوں نے ۸۱ سال کی عمر پائی (۵) لارڈ بیکنسفیلڈ ۷۷ سال (۶) ارل چیتھم ۷۰ سال کے ہو کر مرے لیکن اس قاعدہ کلیہ کا ایک مستثنیٰ بھی ہے یعنی لارڈ پٹ جو چالیس سال کی عمر میں فوت ہوا۔ لیکن اس کی خاص وجہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ وہ ۱۴ سال کی عمر میں کیمبرج یونیورسٹی

میں داخل ہوا اور ۲۹ سال کی عمر میں برطانیہ عظمیٰ کا وزیر اعظم بن گیا تھا

طلبا میڈیکل کالج لاہور اور سٹاف کالج میں مصالحت

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہے کہ چند ایام سے میڈیکل کالج لاہور کے طلبا نے بر وجہ کالج میں آنا قطعی بند کر دیا تھا مگر شکر در حقیقی کا مقام ہے کہ ہمارے لائق اور محب الوطن اور صلح جو اور امن پسند قوم کے فخر راجہ سر رام سنگھ صاحب بہادر بہ القابہ نے جو ہند کی پریسبیٹیرین کلیسیائی جنرل اسمبلی کے ماڈریٹر ہیں بڑے رسوخ اور دور اندیشی سے فلاحیت طلبا اور بہبودی ملک کو مد نظر رکھتے ہوئے طلبا اور گورنمنٹ کے درمیان پڑکے باہم مصالحت کروا دی اور ان کے سابقہ تعلقات از سر نو کمال خوبی کے ساتھ بحال کر دیے ہیں اس بہجت افزا اور قابل تعریف مصالحت سے راجہ صاحب موصوف نے نہ صرف اپنی نیک نیتی اور پُرامن طبیعت ہی کا ثبوت دے دیا بلکہ خداوند کے اس سنہری قانون اور روحانی اصول متعارفہ پر کاربند ہو کر ایک مسیحی عملی نمونہ بھی ملک کے سامنے رکھ دیا کہ "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے"۔

مسٹر دھرمپال آریہ سماجی کی شادی اور مقدمہ

کچھ عرصہ ہوا کہ مسٹر دھرمپال صاحب بی اے کا جس کے نام نامی سے ہر مذہب و فرقہ کا بچہ بچہ آگاہ ہے۔ اور جن کی خدمات اور زور قلم کی سرکار بھی مداح ہے۔ بیاہ ایک سارسوت برہمن لیڈی سے ہوا جب دلہن شہر موگہ میں اپنے عزیز کے پاس گئی ہوئی تھیں اور مسٹر موصوف چند ایام کے بعد لینے گئے۔ تو نہ معلوم کس طرح سے دنگا فساد ہو گیا۔ اُن کی دھرم پتنی تو واپس گھر آگئیں مگر ساتھ ہی اُس کے وہاں ان کے مخالفوں نے ان پر مقدمہ دائر کر دیا جس کی تفصیل آئے دن ہندی اخبارات میں طرح طرح کے حاشیوں سے آراستہ ہو کر درج ہو چکی ہے خیر ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں۔ مگر ایک بات کا خیال ہی آتا ہے کہ اگر مسٹر موصوف بھی اپنے قلم جادو رقم سے کسی جگہ بھی کوئی جوہر دکھایا تو دیکھیں اس وقت وہ لوگ کیا کریں گے۔

ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں تو وہی بلی اور چوہوں والی مثل صادق ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ کہ کسی گھر میں ایک بلی مسی سی شکل بنائے بیٹھی تھی۔ کئی ایک چوہے نکل آئے اور اُس کو دیکھ کر کوئی تو کہنے لگا کہ بچہ یاد رکھ میں تو اس کی ناک ہی پکڑ لونگا دوسرا کہتا تھا بھلا یہ کر کیا سکتی ہے میں تو دم پکڑ کر کھینچ لونگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مگر آخر میں ایک بڑا سا چوہا نکلا اور اُس نے کہا او الو تم یہ کیا شیخیاں بگھار رہے ہو۔ تم نے ناک دم تو پکڑ لیا۔ مگر اس کی میاؤں کو کون پکڑ سکیگا۔ یہ کہنا ہی تھا کہ بلی نے آہستہ سے میاؤں کیا۔ اور سارے چوہے آن کی آن میں اپنے اپنے بلوں میں جا گھسے۔ الغرض جتنے منہ اُتنی باتوں کا مسئلہ تو حل ہو گیا۔ مگر اب دیکھیں کہ مہاشے دھرمپال جی کی میاؤں کو کون پکڑتا ہے۔ جو امید ہے کہ تھوڑے ہی دنوں بعد پبلک کے کانوں تک پہنچ جائیگی

پادری احمد شاہ صاحب کے ترجمہ قرآن پر پیغام صلح لاہور کی خامہ فرسائی

۱۸ فروری کو جو اشتہار پادری احمد شاہ کی جانب سے بابت ترجمہ قرآن اردو اور ہندی شائع ہوا تھا اس پر بجائے شکرگزار ہونے کے کیونکہ جو کام مسلمانوں کا فرض تھا اس کو پادری صاحب بجا لا رہے ہیں۔ ہمارے ہمعصر پیغام صلح نے یوں خامہ فرسائی کی ہے۔

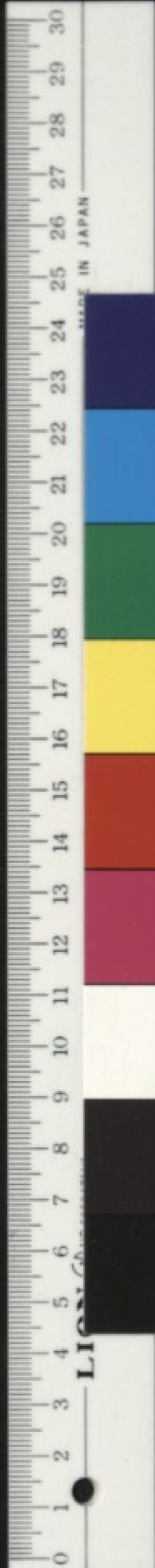
"پادری احمد شاہ کے نام سے کون واقف نہیں انہیں اشتہار کو شائع ہوئے ابھی بہت دیر نہیں گزری اسلئے ناظرین کو یہ سمجھانے کے واسطے کہ یہ ترجمہ کیسا ہوگا۔ اور اس میں کیا خصوصیت ہوگی۔ پادری صاحب کا نام اور ان کے سابقہ کام اور اس ترجمہ کے تیار کرنے کی وجہ کا پیش کر دینا کافی ہے۔ لیکن ان سب باتوں کو مفصل طور پر بیان کرنا تحصیل حاصل ہے۔ ہاں اس قدر جتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے کثیر التعداد اُردو تراجم اور تفاسیر کی موجودگی میں پادریوں کی طرف سے ایک اُردو ترجمہ کا شائع ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں کس قدر افترا پردازیوں سے کام لیا گیا ہوگا۔ اور پھر اس کے ایک ہندی ایڈیشن کا تیار ہونا ہمارے قلق اور اضطراب کی حالت کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے آج تک اس طرف کوئی توجہ نہیں کی"۔

ہم صرف اس پر اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ہمعصر کا قبل از مرگ واویلا کرنا بے سود ہے۔ چاہئے تو تھا کہ آپ پادری صاحب موصوف کے ممنون اور احسان مند ہوتے اُلٹے اُن پر الزام لگا رکھتے ہیں کہ "...ظاہر کرتا ہے کہ اس میں کس قدر افترا پردازیوں سے کام لیا گیا ہوگا" ہمیں ان الفاظ کو پڑھ کر سخت افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہمارے محمدی بھائی کیسے کوتاہ اندیش قبل از وقت فیصلہ کرنے والے انشا گزار ہیں۔ باقی ہم پھر اس وقت لکھیں گے جب قرآن کے یہ دونوں ترجمے ہمارے پاس ریویو کے لئے آئیں گے۔

کلوروفارم کے تجربہ کی ابتدا عورت پر ہوئی

کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ۴ نومبر سنہ ۱۸۴۷ء کو ایڈنبرگ میں موجد کلوروفارم کو اپنی اس ایجاد کے فوائد کا کامل یقین ہو گیا تو اُس کے تجربہ کے لئے اُس کو ایک آدمی کی ضرورت لاحق ہوئی۔ اس وقت ایک عورت مسز اگنس پٹاسن نے بڑی مردانگی سے اپنے آپ کو اس تجربہ کے لئے پیش کیا اور سب سے پہلے اسی پر اس کا تجربہ کیا گیا تجربہ مکمل ہوا۔ اور کلوروفارم کا استعمال اس وقت سے جاری ہو گیا اس نے عورت نے اپنی مردانگی کے نتیجہ کو اپنی آنکھوں سے خوب سیر ہو کر دیکھ لیا ہے۔ اور اب حال ہی میں یہ پرلوک کو سدھار گئی

موگہ میں مسیحی جلسہ۔ امید ہے کہ موگہ سے کوئی صاحب مفصل لکھیں گے۔



اُردو بائبل کے ترجمہ کی تاریخ

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کی

چھیالیسویں سالانہ رپورٹ بابت ۱۹۱۳ء شایع ہو گئی ہے۔ اُس میں بائبل یا اُس کے حصّوں کے اُردو ترجمہ کی ایک مختصر سی کیفیت درج ہے۔ ہم اس کو اس جگہ اپنے ناظرین کے فایدہ کے لئے ترجمہ کرکے درج کرتے ہیں۔

سب سے پہلے ڈنمارک کے ایک مشنری صاحب شولز نے ۱۷۴۳ء میں نئے عہدنامہ کا اُردو زبان میں ترجمہ شروع کیا کہ جنوبی ہند کے اُردو خوان مسیحیوں کو فایدہ پہنچائے۔ یہ کام ۱۷۴۵ء میں ختم ہوا۔ اس مشنری نے پُرانے عہدنامہ کے حصص بھی اُردو زبان میں ترجمہ کئے۔ ان سب کو ہیل کی یونیورسٹی نے شایع کیا اور تمام جلدیں ہندوستان میں بھیجدیں۔ ۱۸۰۶ء میں ہنری مارٹن ہندوستان میں وارد ہوا۔ اور اسی سن کی ۲۰ اکتوبر کو اُس نے لکھا کہ میں آج سارا دن اعمال کے پہلے باب کو ہندوستانی میں ترجمہ کرنے میں لگا رہا۔ میں نے بڑی ہوشیاری کیساتھ یہ کام کیا اور یہ سب میں نے فارسی حروف میں لکھا ہے۔ تو بھی نہایت حیران ہوں کہ میں نے اس قدر تھوڑا کام کیا۔ اور ۱۸۱۰ء میں موسم بہار کے قریب ہندوستان میں اپنے وارد ہونے کے چار سال یا اُردو زبان سیکھنے کے وقت سے لیکر پانچ سال میں اس نے تمام نیا عہدنامہ اُردو میں ترجمہ کر ڈالا۔ ۱۸۴۳ء میں پُرانے عہدنامہ کا اُردو ترجمہ پہلی دفعہ شایع ہوا اور اُس کے ساتھ ملا دینے کے لئے نئے عہدنامہ کے اُردو ترجمہ کی نظرثانی ہوئی۔ یہ ترجمہ عموماً بنارس کا ترجمہ کہلاتا ہے۔ اور اُس کے نام سے مشہور ہے۔

۱۸۴۹ء میں بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ نے ساری بائبل اُردو میں شایع کی جس کو بی۔ایم۔ایس کے ڈاکٹر ڈبلیو ییٹس نے ترجمہ کیا تھا۔ ۱۸۵۹ء میں نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی کے ارشاد سے سی۔ایم۔ایس کے پادری سی۔ٹی۔ہاپر صاحب نے نئے عہدنامہ کے ترجمہ کی نظرثانی کی اور یہ ۱۸۹۰ء میں شایع ہوا۔ پھر ایل۔ایم۔ایس کے پادری ڈاکٹر میڈ صاحب نے ۱۸۹۷ء والے اُردو ترجمہ کی نظرثانی ۱۸۹۸ء میں کی۔ اور اسی سن میں شایع ہوا۔ یہ طبع رومن اور عربی حروف میں نکلی تھی۔ اور اس وقت سے لیکر یہ طبع اُردو خوان مسیحیوں کی کلیسیائی بائبل بن گئی۔

پھر ۱۹۰۰ء میں ایک کمیٹی کی جانب سے عہدجدید کا نیا نظرثانی شدہ ترجمہ طبع اور شایع ہوا۔ اس کمیٹی میں پہلے تو پادری ایچ پرکنس صاحب اور اُن کے بعد پادری ایچ یو وایٹ بریخٹ صاحب مترجم خاص رہے۔ ۱۹۰۶ء میں وہی ترجمہ مزید ترمیم کے ساتھ شایع ہوا۔

۱۹۱۱ء میں کمیٹی کی طرف سے زبور کی کتاب کے ترجمہ کی نظرثانی ہوئی اور سال زیر ریویو میں یہ ترمیم شدہ ترجمہ فارسی اُردو اور رومن اُردو دونوں میں شایع ہوا۔

دنیا کے گرد ہوائی جہازرانی

پناما پیسیفک ایکسپوزیشن کے حکام نے باد پیمایانِ جہاں کو اس امر کی دعوت دی ہے کہ اس تقریب پر دنیا کے گرد چکر لگائیں۔ اس بار پروازی کے لئے نوے دن کی میعاد مقرر کی گئی ہے۔ اور بازی لے جانیوالے کو ۲۰۰۰۰ پونڈ انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے بعد اور الحاقی انعامات بھی مقرر ہونگے۔ جن کی کل رقم ۵۰۰۰۰ پونڈ ہوگی۔ اس رقم کا نصف تو ایکسپوزیشن حکام نے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور باقی نصف چندہ سے فراہم کیا جائیگا۔ بیس ہزار پونڈ کی رقم تو اس آدمی کو دیجائیگی جو سب سے پہلے پہنچیگا۔ لیکن جب مالی انتظام مکمل ہو جائیگا تو اس پر اور بھی اضافہ ہوگا۔

اس امر کا اعلان دیدیا گیا ہے کہ یہ پرواز ایکسپوزیشن میدان سان فرانسسکو سے ۱۹۱۵ء کی ماہ مئی کو شروع ہوگا اور اسی جگہ اس کا خاتمہ بھی ہوگا۔ یہ مقابلہ انٹرنیشنل ایروناٹیکل ایسوسی ایشن کے قواعد کے مطابق ہوگا۔ اور امریکہ کے ایرو کلب کے پریذیڈنٹ مسٹر ایلن ہاولی نے اپنی کلب کی جانب سے مبارکبادی کا تار دیا ہے۔ اور پناما پیسیفک ایکسپوزیشن اور پیسیفک ایرو کلب کے افسران کو اس امر کا یقین دلایا ہے۔ کہ ہم امریکہ کے ایرو کلب پورے طور پر تمہارے ساتھ ملکر کام کرینگے۔

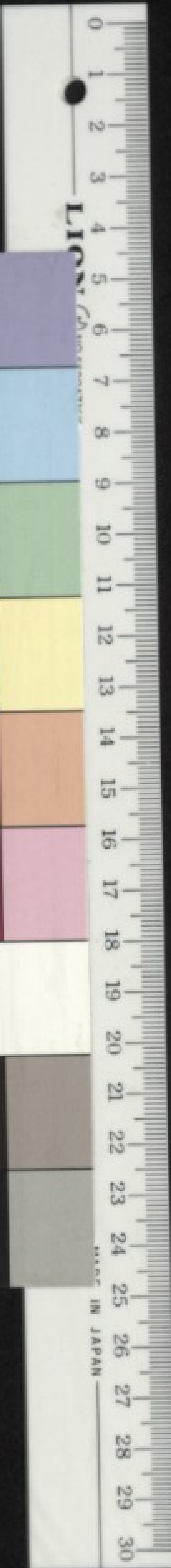
ہوائی جہازرانی کا راستہ

یہ ہوائی جہازی دوڑ سان فرانسسکو سے شروع ہوگی۔ اور رینو (نیویڈا) شائینی اور ڈیونپورٹ سے ہوتی ہوئی یہ کنسس شہر سینٹ لوئیس پٹسبرگ سے نیویارک تک آئیگی جو دوڑ اٹلانٹک سے عبور کریگی وہ نیو فونڈلینڈ اور لیبریڈور کے درمیان ایک چھوٹے سے قطعہ زمین یعنی جزیرہ بلے سے روانہ ہوگی۔ وہاں سے یہ دوڑ گرین لینڈ میں راس فیرویل کو جائیگی جو ۶۱۰ میل کی دوڑ ہے۔ دوسری مرحلہ ۷۴۰ میل کی ہوگی جس کا اختتام ریکیاوک واقعہ آئسلینڈ میں ہوگا اور آخری دوڑ ۷۰۰ میل کی اسٹارن وے واقعہ ہبریڈیز تک ہوگی۔

یہاں سے یہ سلسلہ پرواز کا۔ ایڈنبرا۔ لندن۔ پیرس۔ برلن۔ وارسا۔ سینٹ پیٹرزبرگ۔ ماسکو ہوتی ہوئی اور ٹرانس سائبیرین ریلوے کے ساتھ ساتھ منچوریا اور کوریا میں ہوکر اور عبور کرکے جاپان میں پہنچیگی تب جنوبی جاپان سے متفرق راستوں سے کمچٹکا کو جائیگی اور ایشیا اور شمالی امریکہ کے درمیان آبنائے بیرنگ سے گذر کر امتحان کی بحری منازل طے کرتی ہوئی پیسیفک ساحل کے نیچے سے ہوکر سان فرانسسکو پہنچ جائیگی۔

روسی جیلخانوں کی ناگفتہ بہ حالت

روسی قیدیوں اور جلاوطنوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے اور وہاں کے جیلخانوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے۔ اس کے خلاف اعتراض کرنے کے لئے گذشتہ ماہ دسمبر میں کئی سو برآوردہ مدبرین اور سائنس ہنر اور اہل قلم نے ایک کاغذ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اور سارے یورپ میں اس کاغذ کو بطور گشتی چٹھی کے شایع کر دیا ہے۔ اس پروٹسٹ میں صاف بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگرچہ زار نے اپنے ۱۹۰۵ء کے فرمان شاہی میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ روسی آبادی کو کانسٹی ٹیوشنل آزادگی دی جائیگی تو بھی ۵۰۰۰۰ سے زیادہ آدمیوں کو پولیٹکل معاملات میں سزا ہو چکی ہے۔ جن میں سے ۳۰۰۰ تو قتل ہو گئے ۱۰۰۰۰ سے زیادہ جیلخانوں کے قبرستانوں میں دفن کئے گئے ہیں۔ اکثر مقدمات عام عدالتوں میں فیصل نہیں ہوئے۔ بلکہ کورٹ مارشل نے فیصل کئے



ہیں۔ اس پروٹسٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جو لوگ نیرپرورش تھے اُن میں سے بہت سے بھوکے مرگئے۔ اور جن کوٹھڑیوں میں باغی تیدی قید تھے۔ اُن میں اکثر اُن کو خوب ٹھونس ٹھونس کر بھر دیا گیا۔ اور اُن کو سخت فرش پر سونا پڑا۔ یہ سب ایسا ہے گویا جہنم کا نظارہ۔ قیدی اکثر وبا کا شکار ہوگئے ہیں۔ اور سارے گھر وبا کے مرکز بن گئے ہیں۔ اس میں یہ درج ہے کہ قیدیوں کو قید اور حراست میں رکھنا نہایت ہی ہولناک ہے۔ عدالتوں میں دوران مقدمہ میں لوگوں کو سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ یعنی مردوں اور عورتوں کو کوڑے لگائے اور دیگر بدسلوکیاں کیجاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ خودکشیوں کی ہرجگہ کثرت ہوگئی ہے۔ کیونکہ قیدی کہتے ہیں کہ اس قید سے آزاد ہوجانیکی صرف یہی ایک ممکن صورت ہے۔ آخر میں اس پروٹسٹ پر دستخط کرنے والے چاہتے ہیں کہ ان امور کی تحقیقات ضرور ہونی چاہئے۔ اور اس اصول پر یہ اپیل کی گئی ہے۔ جو کچھ روس میں ہورہا ہے۔ وہ اب آئندہ کو روس کا فرض نہ سمجھا جائیگا بلکہ کل مہذب دنیا کا عمل متصور ہوگا۔

مشنونکو ایک عظیم الشان دان ملا

یورپ کے اکثر اصحاب اپنی جائیداد کثیر چھوڑ جاتے ہیں تو وہ اکثر اس کو کسی کار خیر میں صرف کرنے کی نیت سے وقف کرکے اس کی وصیت کرجاتے ہیں یہ ان کی دینداری اور خدا پرستی اور انسانی محبت کی ایک دلیل ہے چنانچہ حال ہی میں مسٹر ولیم رٹینگ بورڈن نے جو ۲۶ سال کی عمر میں شہر قاہرہ واقعہ ملک مصر میں چین میں بشارتی کام کرنے کے لئے تیاری کررہے تھے۔ انتقال کیا اور ذیل کی رقوم مختلف مشنوں اور دیگر نیک کاموں کے لئے وصیت کرگئے ہیں یعنی

چائنا انلنڈ مشن کے لئے ...۵۰ پونڈ جس میں سے ...۲۰ پونڈ ان مشنریوں کے لئے جو خدمت کرنے سے رہ چکے ہیں۔ تاکہ اس کے سود سے اُن کی پرورش ہو۔ نیویارک کے نیشنل بائبل انسٹی ٹیوٹ کے لئے ...۲۰ پونڈ شکاگو کی موڈی بائبل انسٹی ٹیوشن کے لئے ...۲۰ پونڈ اور شکاگو کی ایونیو چرچ کے لئے جس کی بنیاد ڈی ایل موڈی نے ڈالی تھی ...۲۰ پونڈ۔ پرنسٹن تھیولاجیکل سیمنری اور پریسبیٹیرین چرچ کے بورڈ آف فارن مشنز اور شکاگو کی سپروشن میں سے ہر ایک کے لئے ...۱۰ پونڈ۔ نائیل مشن پریس اور امریکن بائبل سوسائٹی اور شکاگو ٹریکٹ سوسائٹی اور افریقن انلنڈ مشن میں سے ہر ایک کو ...۵ پونڈ اور باقی ماندہ میں سے چائنا انلنڈ مشن اور تین پریسبیٹیرین مشن بورڈوں کو ملا۔ اس نیک طینت و دیانتدار و فیاض دل شخص نے پرنسٹن تھیولاجیکل سیمنری واقعہ امریکہ میں تعلیم پائی تھی اور اب قاہرہ واقعہ مصر میں ڈاکٹر زویمر صاحب کے پاس عربی کی تحصیل میں مشغول تھا کہ موت کا پیغام آگیا۔ اور اپنی منزل طے کرکے ابدی آرام کے جلالی آسمانی مکان میں جا پہونچا۔

ایبٹ آباد سے بارہ مولہ تک ہوائی ریل۔

کشمیر چونکہ نہایت خوش منظر اور صحت افزا ملک ہے۔ اور کیا یورپین اور کیا ہندوستانی سب ہی کا یہ مشترکہ اور متفقہ تفریح گاہ بنا ہوا ہے۔ مگر جو تکلیف اور خرچ اور عرصہ یہاں تک پہونچنے میں لوگوں کو برداشت کرنی پڑتی ہے وہ لابیان ہے۔ ساتھ ہی اُس کے شوق و ذوق کی بھی انتہا نہیں۔ ان تمام تکالیف اور مشکلات کو دور کرنے اور ایسے اچھے ملک کی آب و ہوا اور نظارہ سے فائدہ عام پہونچانے کے لئے ایک ہوائی ریل تیار کرنے کی تجاویز درپیش ہے۔ جو ایبٹ آباد سے بارہ مولا تک ہوگی۔ کیونکہ یہاں ریل یا موٹر ریل وغیرہ کا چلانا ناممکن بتایا جاتا ہے۔ کرنل لاٹمی نیر صاحب کا دعوے ہے کہ وہ اس تجویز کو عملی صورت میں لاسکتے ہیں۔ لنڈن کی فورز کیبل انجینیر کو کی معرفت اس ہوائی ریلوے کی پیمائش بھی ہوچکی ہے گاڑیاں تاروں اور دیگر ساز و سامان کے لئے یہ کمپنی جس قدر سرمایہ بہم پہونچا سکیگی اس کا تیسرا حصہ مہاراجہ صاحب کشمیر عطا فرمائیں گے۔ اس ریل کی ہوائی سڑک کی کل لمبائی ۷۵ میل ہوگی۔ اور کل خرچ کا تخمینہ پینتالیس لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔ اس کے چلانے کے لئے جو برقی طاقت درکار ہوگی۔ وہ دریائے جہلم سے رامپور میں جمع کیجائیگی بارہ مولا سے سری نگر تک بڑی کی ریل بذریعہ بجلی کی طاقت کے چلیگی۔ فی الحال اس ریل سے باربرداری کا کام لیا جائے گا مگر جب اس تجربہ میں پوری کامیابی ہوجائے گی۔ تو اس وقت مسافروں کی آمد و رفت بھی شروع ہوجائے گی۔ اس کے متعلق جو تجاویز ہیں وہ گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہیں جس قدر جلدی منظوری آئے گی۔ اسی قدر فوراً اُس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ جس تار پر یہ ہوائی ریل چلیگی۔ اس کی موٹائی ایک انچہ سے کم ہو یہ ریل دوہری سڑک کی ہوگی۔ یعنی ایبٹ آباد سے بارہ مولا اور بارہ مولا سے ایبٹ آباد تک الگ الگ ہوگی۔ یورپ کے اکثر مقامات میں بھی ایسی ریلیں جاری ہیں۔ مگر اب ہندوستان میں بھی اس کا اجرا ہوجائیگا۔

ہندوؤں کیلئے علیحدہ گاڑیاں

ہمالہ لاہور۔ اس خبر کا ذمہ وار ہے۔ معلوم نہیں یہ خبر صحیح ہے یا غلط۔ اگر ہے بڑی افسوسناک۔ ہندو ترقی میں ایک بڑی بھاری روک اور سد سکندری ہے۔ ہمارا ہمعصر لکھتا ہے کہ بہت سے ہندوؤں نے ایک عرضداشت پر دستخط کرکے وائسرائے صاحب کی خدمت میں بھیجی ہے کہ جمیں یہ درخواست کی گئی ہے کہ ٹرینوں میں دو تین گاڑیاں خاص اعلیٰ اقوام کے ہندوؤں کے لئے مخصوص کی جائیں۔ اور اُس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اب تک ہندو اپنے مذہبی جذبات کی طرف بالکل لاپرواہ ہوکر بغیر مذہب و ملت ذاتی صحت اور سہولیت کی پرواہ کئے اڑ بھنس کر بیٹھ جاتے تھے۔ مگر اب وہ اس طرح سفر کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔"

جہاں یہ عرضداشت ہندوؤں کی ترقی میں ایک بڑی بھاری سد راہ ہے۔ وہاں وہ از روئے ہندو دھرم شاستر نہ صرف روا اور جائز بلکہ ضروری بھی ہے کیونکہ ہندو دھرم کیمطابق ودیجاتی کے بغیر کسی کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا اور چھینا وغیرہ بیوہار بالکل ناجائز اور مکروہ ہے۔ جس کا عملی ثبوت آج ہمارے سامنے تمام ہندو قومیں اپنے برتاؤ سے پورے طور پر دے رہی ہیں جاتی بھید تو اصل میں یہی ہے۔ ورنہ کیوں نہیں ہندو لوگ غیر



ہندؤں سے کھان پان میں ساجھی ہوسکتے ہیں۔ اور اگر وہ ایسا کریں تو علیحدہ ریل بنانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ لیکن چونکہ اُن کے دھرم شاستر اس امر کی مانع ہیں۔ اس لئے ضروری ہو کہ وہ ایسی عرضداشت ویسرائے صاحب بہادر کی خدمت میں پیش کریں۔ چنانچہ اسی ضرورت کو انہوں نے محسوس کرکے اور دھرم کو ساری باتوں سے زیادہ ضروری سمجھ کر یہ عرضداشت خدمت والا میں پیش کر دی ہے۔ کیونکہ "اڑ سپنس کر بیٹھ جانے" سے وہ پتت ہو جاتے ہیں۔ اور دھرم شاستروں کے مطابق ایسا کرنے کے بعد ان کو پراشچت کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ مگر کیا کریں روز روز یہ بھی کرنا مشکل ہے۔ اس لئے اُن کی یہ صلاح اور تجویز اُن کی دھرم شاستروں کے عین مطابق ہے۔ آئے دن اس طور پر سفر کرنے سے وہ روز روز کی ایسی ناگوار تکالیف سے محفوظ رہیں گے۔

آسمان کی بادشاہت کھانا پینا نہیں ہے

مسیحی مذہب کی ایک بڑی بھاری خصوصیت بمقابل ہیں ہندو مسلمان مذاہب کے یہ ہے کہ یہ مذاہب تو کم و بیش اپنی بنیاد میں کھانے پینے کا امتیاز بڑا بھاری رکھتے ہیں۔ اُن کا عقیدہ ہے کہ فلاں شے کھانے سے ہمارا مذہب خراب ہو جاتا ہے۔ اور آدمی اس مذہب سے گویا پتت ہو جاتا ہے۔ اور ایسا ہی جو لوگ اُن کی ممنوعہ اشیا کھاتے ہیں ان کے ساتھ کھانے پینے سے بھی وہی نتیجہ بر آمد ہوتا ہے۔ جو ان اشیاء کے کھانے پینے سے ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے اپنے ان قوانین کی پابندی کر رہے ہیں۔ خیر یہ ان کا مذہب ہے ہم اُن کو الزام کیوں دیں۔ مگر اس کے برعکس مسیحی مذہب ہی وہ اکیلا مذہب ہے جس میں ایسی قسم کا کوئی امتیاز یا امر دینی نہیں ہے۔ چنانچہ انجیل جلیل میں مرقوم ہے کہ اصلی آگہی دی گیا ہے۔ پولس رسول یوں فرماتا ہے "کیونکہ خدا کی بادشاہت کھانے پینے پر نہیں بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور اس خوشی پر موقوف ہے۔ جو روح القدس کی طرف سے ہوتی ہے۔" (رومیوں ۱۴: ۱۷) یہاں سے ظاہر ہے کہ کھانے پینے کا امتیاز جہاں ہے وہاں سے راستبازی اور میل ملاپ اور روحانی خوشنودی مفقود ہے۔ وہ مذاہب خدا کی بادشاہی نہیں کہلا سکتے یا دوسری صورت میں ہم انہیں تو اس کہنے کے مجاز ہیں کہ جن مذاہب میں کھانے پینے کا اور چھوت چھات کا امتیاز ہے۔ وہ بنی نوع انسان میں روح القدس سے خوشنودی۔ ملاپ اور میل۔ اور راستبازی پیدا نہیں کر سکتے۔ جو خدا کی بادشاہی کا اصل الاصول اور علت غائی ہے۔ اور اُس کی وجہ خداوند مسیح نے بالتصریح بتا دیا ہے "پھر اس نے لوگوں کو پاس بلا کر اُن سے کہا کہ سنو اور سمجھو۔ جو چیز منہ میں جاتی ہے وہ آدمی کو ناپاک نہیں کرتی۔ مگر جو منہ سے نکلتی ہے وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہے۔ (متی ۱۵: ۱۰) کیونکہ جو کچھ منہ میں جاتا ہے وہ پیٹ میں پڑتا ہے۔ اور پاخانہ میں نکلجاتا ہے۔ مگر جو باتیں منہ سے نکلتی ہیں وہ دل سے نکلتی ہیں۔ اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ کیونکہ بُرے خیال خونریزیاں۔ زناکاریاں۔ حرامکاریاں۔ چوریاں۔ جھوٹی گواہیاں۔ بدگوئیاں دل ہی سے نکلتی ہیں یہی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ مگر بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا" (ایضاً ۱۷ سے ۲۰ آیات) اور پھر پولس رسول فرماتا ہے۔ کیونکہ اگر ہم ایسی چیزیں کھائیں تو اس سے ہماری بڑھتی نہیں۔ اور اگر نہ کھائیں تو کچھ کمی نہیں ہوتی۔ کیسی صاف اور پاکیزہ اور بنیادی اصول سے بھری اور با تعلیم ہے۔ ہندوؤں کی اس عمل کارروائی سے جو وہ اپنے دھرم شاستروں کے مطابق کر رہے ہیں آپس میں کیسی منافقت اور جدائی پیدا ہو رہی ہے ہمیں ایسی باتیں دیکھ دیکھ کر بہت افسوس آتا ہے۔ یہی آپ باتیں ہیں جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور میل ملاپ پیدا نہ ہونے کا باعث ہیں۔ اگر اس قسم کی امتیازی باتوں اور بنیادوں کو ہندو اور مسلمان دونوں چھوڑ دیں تو اتحاد ہو جانا ناممکن نہیں بلکہ ایک آسان امر ہو جائیگا۔

مسیح نے یہ دیوار ڈھادی ہے

مگر برعکس اس کے مسیحی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے یہ دیوار جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جدائی کی دیوار ہے بالکل منہدم اور مسمار کر دی ہے۔ جس طرح سے مسیح نے اگر یہودیوں اور یونانیوں کے درمیان سے اس جدائی کا قلع قمع کر دیا تھا اور یہودی اور یونانی مسیحی آپس میں خلط ملط ہو گئے اور میل ملاپ کا بندھن بڑا مضبوط ہو گیا تھا۔ اسی طرح آج مسیحی خداوند ہی کے ذریعے ہندو مسلمانوں کی جدائی کی دیوار دور ہو جاتی ہے۔ جب تک وہ اپنے اپنے مذاہب کی ایسی تفرقہ انداز باتوں پر اڑے رہیں گے تب تک اُن کے درمیان اتحاد ناممکن ہے۔ گذشتہ بقر عید ہی کی تقریب پر دیکھو۔ جانبین سے قربانی کے خلاف کیسی کیسی مایوس کرنے والی تحریریں اور تقریریں ہوتی رہی تھیں۔ اور اس ہی بنا پر کئی مضافات میں بلوہ اور جھگڑے برپا ہو گئے تھے۔ جن کو دیکھ اور سُنکر ہمیں نہایت افسوس اور رنج پیدا ہوا۔ ہمارے وہ مسلمان اور ہندو بھائی اسباب پر غور اور فکر کریں جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان باہمی اتحاد کی سپرٹ لئے ہوئے بڑے جوش اور کوشش سے اس امر میں ساعی ہیں۔ ان کو لازم ہو کہ وہ لوگوں کو خداوند مسیح کی منادی کریں۔ جس نے یہودیوں اور یونانیوں کو ایک کر دیا اور یہاں ہندوستانیوں کو بھی ایک کر دیا جبکہ وہ مسیحی ہو گئے۔ اور نہ صرف اُس کو بلکہ ان کے ساتھ اچھوت جاتیوں کو بھی ملا کر ایک معجون معتدل بنا کر خیر علی اور مفید بنا دیا ہے اور اب بھی ہندو مسلمانوں کو متحد کر دینے کے لئے تیار اور سرگرم ہے۔ مگر صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ لوگ خداوند مسیح پر ایمان لے آویں۔ اور اُس کو اپنا آئیڈیل یا اعلیٰ تصور اور ہر بات میں اپنے چال چلن کے سدھار کے لئے بہتر سمجھیں یوں وہ نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آئندہ دنیا میں بھی متحد ہو کر آسمان کی بادشاہت کے وارث ہو جائیں گے۔ جب تک مسیح کے پاس وہ نہ آئینگے۔ یہ مسئلہ ہرگز حل نہ ہوگا۔ اور ان کی تمام کوششیں رائگاں جائیں گی خدا کرے کہ یہ تفرقہ دور ہو جاوے اور کیا ہندو اور کیا مسلمان سب کے سب مسیح میں مل جائیں۔ اور اس کی موجودہ زمینی بادشاہت کے

(جو ہمارے شہنشاہ ملک معظم کے زیر سایہ ہے) اور آنیوالی اُس آسمانی بادشاہت کے جو بادشاہت ہزار سال میں مسیح خداوند کی ہودوست حکومت اور حضوری میں ہوگی۔ ایک متحد وفادار جان نثار اور خوش رعیت بنجاویں۔

بائبل کی منادی کا ایک عمدہ ذریعہ۔

اشاعت مسیحیت کے بہت سے اور عمدہ عمدہ ذرائع آج مختلف شکلوں میں استعمال کئے جاتے ہیں جن سے ہمارے ہندوستانی برادران اور اہل وطن کو نجات کی خوشخبری بوجہ احسن دی جاتی اور ملک کی بہبودی اور یگانگت اور ترقی کے اعلیٰ اور عمدہ نتائج ظہور میں آرہے ہیں۔ جن سے سینکڑوں اور ہزاروں آدمی اپنے گناہوں کے جذام کو دور کرنے والے حقیقی اور لاثانی اور کامل طبیب خداوند یسوع مسیح کا اشتہار سن اور اس سے فائز ہو رہے ہیں۔ اُن میں سے ایک طریقہ بائبل کی فروختگی اور پرچوں اور ٹریکٹوں کے تقسیم کرنیکا ہے۔ جس کے ذریعہ سے لوگ اپنے گھروں میں بھی جب چاہیں انجیل کو پڑھ اور اس سے تسلی اور آرام اور خوشی پاسکتے ہیں۔ اور بلا امداد کسی واعظ کے اُن سے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قدر شوق انجیل کے پڑھنے کا اور ان کو انجیل کی ضرورت کس قدر ہے۔ یہ امر صرف ایک دو مثالوں سے بخوبی ظاہر ہو جائیگا۔ جو ہم ناظرین کے فائدہ کے لئے برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کی چھیالیسویں رپورٹ میں سے نقل کرینگے۔

پادری ڈبلیو پی ہیرس صاحب کا بیان اس میں ۱۹۱۲ء کے ماہ اکتوبر کے چرچ مشنری ریویو میں سے درج ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انھوں نے صرف ۸ دن میں ۹۲۵ جلدیں فروخت کیں۔ اس تفصیل سے ۱۳ جنوری کو ۱۶۵ انجیلیں اور نئے عہدنامہ ۱۴ کو ۴۸ – ۱۵ کو ۱۰۵ – ۱۷ کو ۱۰۵ – ۲۱ کو ۲۴۰ – ۲۴ کو ۲۱۹ – ۲۸ کو ۱۵۳ – ۳ کو ۹۴ – ۱ اس کے علاوہ ذیل کے بیان سے یہ بھی واضح ہو جائیگا کہ گذشتہ سال میں دیگر سالوں کی بہ نسبت بائبل سوسائٹی نے یونیورسٹی کے طلباء کے درمیان کثرت سے بائبل یا اس کے حصے فروخت کئے جو گذشتہ دس اور پانچ سالوں کی بہ نسبت کہیں زیادہ تھے۔ چنانچہ

۱۹۰۳ء	۳۴ بائبل	۴۴ نئے عہدنامہ	۱۳۱ حصے
۱۹۰۸ء	۵۸ "	۱۸۶ "	۴۴۶۸ "
۱۹۱۳ء	۱۹۷ "	۴۲۱ "	۵۸۹۴ "

فروخت ہوئے۔ پھر جس قدر کتابیں گذشتہ پانچ سالوں میں ہر درجہ کے طلباء کو دی گئیں وہ اس تعداد سے کہیں کم تر ہیں جو ۱۹۱۳ء میں صرف انٹرنس کے امیدواروں کو دی گئیں۔ طلباء کو جو مقدس کتابیں دی گئیں۔ اُس کی قیمت گذشتہ سال میں ۱۸۹۶ روپیہ صرف تھی۔ بائبلیں یا انجیل یا اس کے حصے گذشتہ تین سالوں میں بزبان انگریزی طلباء کو دی گئیں۔ اُن کا نقشہ ذیل میں ہے۔

سن	گریجویٹ بائبل	انٹرمیڈیٹ انجیل و زبور	انٹرنس انجیل و اعمال	میزان
۱۹۱۱ء	۱۵۷	۲۸۷	۸۴۰	۱۲۸۴
۱۹۱۲ء	۱۵۷	۳۵۷	۹۳۴	۱۴۴۸
۱۹۱۳ء	۱۹۷	۴۲۱	۸۹۲	۱۵۱۰
میزان	۵۱۱	۱۰۶۵	۲۶۶۴	۴۲۴۲

۱۸۷۱ء سے لیکر ۱۹۱۳ء تک حسب ذیل بائبل اور نئے عہدنامے اور اُن کے حصے شائع ہوئے یعنی ۹۲۵۵ بائبلیں۔ ۱۱۲۵۱۷ نئے عہدنامہ مکمل ۱۵۸۱۹۳۵ حصے کل ۱۷۵۶۷۰۷۔ اور ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء تک میں کل ۳۷ واحد یا ایک سے زیادہ زبانوں میں ۲۳۹۸ بائبلیں ۱۳۵ نئے عہدنامہ حصے ۱۵۹۰۴۸۔ کل میزان ۴۸۴۹۲ جلدیں اور دیگر سوسائٹیوں کو منگوا کر دیں۔ اُن کی تعداد یہ ہے۔ بائبلیں ۳۷۸ نئے عہدنامہ ۱۶۰۳ حصے ۹۷۵۰۶۶۔ کل ۹۸۹۵۰۶ جلدیں۔ اس حساب سے صرف پنجاب اگزیلیری ہی کی شائع کردہ ہیں۔ تمام کام نہایت ہی پرشان اور مسرت بخش اور کامیاب صورت میں ہو رہا ہے۔ خدا اپنے اس کام پر برکت بخشے۔ اور شکر ہے کہ انجیل اس قدر وسعت کے ساتھ صرف پنجاب ہی میں پھیلی ہوئی ہے۔ باقی ہندوستان اس رپورٹ سے خارج ہے۔

اپنا جنازہ خود پڑھنا

لندن کے ایک میکانیکل ڈپٹی نے اس امر کا انتظام کیا ہے کہ اپنی وفات کے بعد خود ہی اپنا جنازہ پڑھے۔ چنانچہ اس ارادہ سے اُس نے مسیحی طریق کے مدفین اپنے ہی الفاظ اور آواز کے ایک فونوگراف میں بھروائے ہیں۔ اور وصیت کی ہے کہ میری موت پر کوئی پادری جنازہ نہ پڑھے۔ بلکہ میرے ہی لواحق اس فونوگراف کو میری قبر کے سرہانے بجادیں۔ اور میرے لواحق اس کو سن کر تسکین حاصل کریں۔

لیمپ گھڑی کا کام دیتے ہیں

کان کن جب کانوں میں اپنے کام پر جاتے ہیں تو وہ ایک لیمپ اور تیل کی ایک شیشی لے جاتے ہیں۔ لیمپ پر منٹوں اور گھنٹوں کے نشان لگے ہوتے ہیں۔ جوں جوں تیل ختم ہوتا جاتا ہے۔ توں توں کان کھودنے والے کو معلوم ہوتا جاتا ہے کہ اب اتنا وقت گذر گیا۔ اور جونہی یہ لیمپ گل ہو جاتا ہے وہ ہاتھوں سے ٹٹول ٹٹول کر اس کوٹھڑی میں چلا جاتا ہے۔ جہاں اس قسم کے لیمپ رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا اس لائن پر چلا جاتا ہے جہاں سے کوئلہ باہر کو لیجاتے ہیں۔

شیشے کی گھڑی

لوہے پیتل اور سونے چاندی کی گھڑیاں تو دیکھیں اور سنی ہیں اور سب اُس سے واقف ہیں۔ مگر حال ہی میں ایک شخص نے اپنی عرقریزی اور چھ سال کی محنت سے ایسی گھڑی تیار کر لی ہے جس کے پرزے اور ان کے پیچ غرضیکہ ہر ایک شے شیشے سے بنائے گئے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ شیشے جیسی نازک چیز سے بنے ہوئے ہونے کے یہ گھڑی صحیح وقت دینے والی اور دیرپا ثابت ہوئی ہے۔

مراسلات

سیالکوٹ کنونشن سنہ ۱۹۱۴ء

سیالکوٹ کنونشن کی منتظم کمیٹی کا اجلاس ماہ گذشتہ کی ۲۴ تا ۲۶ تاریخ مس کمپبل صاحبہ کے مکان پر پٹھان کوٹ میں منعقد ہوا۔ ۲۴ و ۲۵ تو زیادہ تر دعا اور کلام کی تلاوت و تدبر میں خرچ ہوئے اور ۲۶ کا سارا دن کنونشن کے انتظام میں۔ فیصلہ یہ ہوا کہ امسال کنونشن ۲۴ ستمبر سے یکم اکتوبر تک ہووے دسہرہ کی رخصتیں بھی اسی ہفتہ میں ہوتی ہیں۔ اس لئے دسہرہ کانسیشن کا عام طور پر لوگ فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ اور کمیٹی کے ممبران اُمید کرتے ہیں کہ کالجوں سکولوں اور سرکاری دفتروں کے مسیحی نوجوان اور بزرگ اس موقعہ کو غنیمت جانکر چند روز کے لئے کنونشن میں تشریف لاکر حظ اُٹھاوینگے۔

کنونشن کا مضمون یہ ہوگا (کلیسیا اور اُس کی ذمہ واری دنیا کے لئے) ممبران کمیٹی محسوس کرتے ہیں کہ یہ ایک اہم مضمون ہے اور اس لئے التماس کرتے ہیں کہ عام وخاص جلسوں میں کنونشن کے لئے دعا کی جائے۔ تاکہ حاضرین بڑی برکت پاویں۔ اور معلوم کریں کہ بطور کلیسیا اُن کی ذمہ داری دنیا کی طرف کیسی بھاری ہے۔

بروز اتوار تاریخ ۲۷ کی صبح کی عبادت کے لئے لشپ صاحب لاہور سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ وعظ کریں۔ بائبل کے مطالعہ کے لئے پروفیسر کمپبل صاحب گوجرانوالہ اور پروفیسر بی بی رائے صاحب سہارنپور سے درخواست کی گئی ہے علاوہ ازیں شام کے اجلاسوں کے وقت مختلف اصحاب (حقیقی مسیحی ہونے کے متعلق) اصولی باتوں پر درس دینگے۔ مزید حالات کنونشن کے متعلق گاہے گاہے نورافشاں میں شائع کئے جائینگے۔ اور امید ہے کہ آپ لوگ کنونشن کو اپنی دعاؤں میں یاد کریں گے

پر برکت اور روحانی تازگی ابھی سے خدا سے حاصل کرینگے۔

الراقم
بی سیموئل۔ ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول
راولپنڈی۔

ملک جرمنی کی قدیم داستان

بہت عرصہ سے ملک جرمنی میں کلام الٰہی کے اتحاد کی مجلس قائم ہے۔ اس کے متعلق ایک داستان ہے جو روشن کرتی ہے کہ اپنے دلوں میں کلام الٰہی کا ذخیرہ کرنا کیسا ضروری ہے۔

اڑھائی سو برس سے زیادہ گذرے کہ ایک جرمن بستی کے قریب دو زمیندار رہتے تھے۔ ان کے مکانات کی پشت پر ایک گھنا جنگل تھا اور نزدیک ہی نالا بہتا تھا۔ ان دو خدا ترس زمینداروں کے نام ڈریوز اور ہنز تھے۔ یہ تیس سالہ جنگ کا زمانہ تھا اور غنیم کے فوجی دستے اکثر ان کو ڈراتے اور ستاتے تھے۔ لیکن اس بھیانک عرصہ میں اُن کا بھروسہ جو خداوند پر تھا ذرا نہ ڈگمگایا اور وہ خُداوند کا روزمرہ اسباب کا شکریہ ادا کرتے تھے کہ ہر دو خاندان کے پاس ایک ایک بائبل اور ایک ایک گیت کی کتاب ہے جن کو تلاش والوں نے کبھی نہیں پایا۔

ان دونوں کے رہائشی کمروں میں دو میز چند بنچ تین یا چار برتنوں کی الماری تھیں۔ اور چولھے کے پاس ایک آرام کرسی تھی جس میں چمڑا لگا ہوا تھا۔ ان کرسی پر صرف باپ دن بھر کی محنت کرنیکے بعد آ بیٹھتا تھا۔ ان کے درمیان یہ قیمتی کتابیں پوشیدہ رہتی اور صرف نماز کے وقت نکالی جاتی تھیں۔

ایک روز شام کے وقت زمیندار ڈریوز جو ابھی بازار سے واپس آیا تھا۔ گھر کے لوگوں کو یہ خوشخبری سنا رہا تھا کہ شہر لیپزگ پر پراٹسٹنٹوں نے فتح حاصل کی ہے۔ اتنے میں ہنز نے شتابی سے آکر کہا بھاگو۔ ہمسایہ بھاگو۔ جلدی مویشی کھولو دشمن کے سپاہی کوئی ایک میل کے فاصلہ پر ہیں۔

وہ تعداد میں بہت ہیں اور نقصان پہونچانے آتے ہیں۔

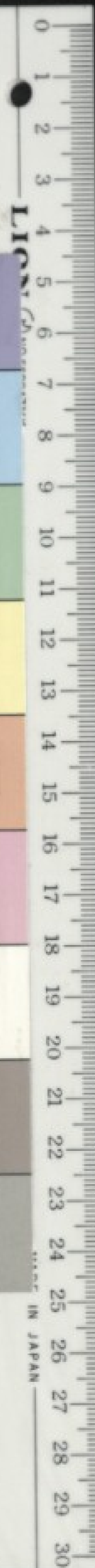
سب کو دکر کھڑے ہو گئے۔ جلدی جلدی کچھ کھانا کھایا کچھ کپڑوں کی ایک گٹھڑی باندھ لی اور مویشی ہانک گھنے جنگل میں گھس گئے۔ زمیندار ہنز دور ایک موٹے درخت کی آڑ میں چھپا دیکھتا رہا کہ دشمن کیا کرتے ہیں۔ اُسے بہت دیر انتظار کرنا پڑا آدھا گھنٹہ گذرا تھا کہ اُس نے آگ کے شعلے اُڑتے دیکھے اور معلوم کیا کہ سپاہیوں نے دونوں گھروں میں آگ لگادی ہے۔ اور مکانات اور جنس کے انبار جل رہے ہیں۔ تب وہ جنگل کے درمیان اس موقعہ پر گیا جہاں اور سب جمع تھے۔ اور ان کو یہ خبر دی۔ آدھی رات کے قریب تھا۔ کہ سب نے اُس خموشی میں عاجزی سے گھٹنے ٹیک کر خداوند کا ہزار جان سے شکریہ ادا کیا۔ کہ جس نے اُن کی جانوں کو بچایا۔ اور انہیں اپنے مویشی بچانے کا موقعہ دیا۔ یکایک زمیندار ڈریوز نے ایک سرد آہ بھری۔ اُس کے گھر کے لوگ حیرانی سے اُسے دیکھنے لگے۔ اُن کو خوف ہوا کہ شاید وہ مایوس ہوگیا کیونکہ وہ ہی تو ہمیشہ اُن لوگوں کا سہارا تھا اور خداوند پاس کا سب سے زیادہ بھروسا تھا۔

اُس نے بلند آواز سے کہا ہماری بائبل۔ ہیش بہا بائبل وہ بھی آگ میں ضرور جل گئیں ہونگیں۔

دونوں خاندان کے رکن جو تین پشت کے تھے۔ زار زار رونے اور ماتم کرنے لگے۔ آخر کو دادا ہنز نے جو اسی برس کا تھا کہا کہ اے بچو خوش رہو۔ ہماری بائبل ضرور تلف ہو گئیں مگر ہمارا خدا تو ابھی باقی ہے۔ وہ اب بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہم میں سے کئی کے دلوں میں اس کے کلام کا عمدہ ذخیرہ ہے۔ ہر صبح اور ہر شام کو میں تم سب کو ایک بات سنایا کرونگا۔

پس اُس جنگل کی تنہائی میں اس ضعیف مقدس نے ۲۳ اور ۱۰۳ مزامیر سنائے اور تب دعا کے بعد رومیوں کا ۸ باب دوہرایا۔ بعد میں سب آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے اور ان کو پورا بھروسا تھا کہ ہم خداوند کے پروں کے سایہ تلے ہیں۔

جب سرو کے درختوں کے درمیان سے آفتاب نمودار



سو تو سب اُٹھ بیٹھے۔ تب ضعیف زمیندار نے ۲۳ زبور اور ۱۴ انجیل اور اب اس طرح سے دوہرایا گویا کہ کتاب سے پڑھتا تھا۔ اُنہوں نے پھر کھانے کی دعا کی۔ تب تازہ دودھ پیا اور روٹی کے اُس ذخیرہ سے جو ہمراہ لے آئے تھے کچھ کھایا۔ کچھ دیر کے بعد ڈریوز اور مسز اپنے دو بیٹوں کو ہمراہ لے کر اُس موقعہ پر گئے جہاں ان کے آرام دہ مکان تھے۔

بڑی احتیاط سے وہ قدم اُٹھاتے تھے۔ لیکن جب تک وہ جنگل کے کنارے تک نہ پہنچے۔ اُنہوں نے نہ کچھ دیکھا اور نہ کچھ سنا۔ تب اُنہوں نے کراہنے کی ہلکی اور کمزور آوازیں سُنیں۔

جب اُنہوں نے آہستہ آہستہ ادھر اُدھر دیکھا تو اُنہیں دو سپاہی نظر آئے۔ جو بڑے کمزور دکھائی دیتے اور تباہ شدہ مکان کی دو نئی آرام کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ جب اُن مصیبت زدوں نے چار آدمیوں کو دیکھا جن کے مکانات برباد کر دیئے گئے تھے۔ تو ان کو خیال گذرا کہ یہ ہم کو مار ڈالیں گے۔ مگر اُن کو بڑی حیرانی ہوئی جب اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے چہرے خوشی سے منور ہو گئے۔ اور ان کے خوشی کے یہ نعرے سنکر اور بھی پریشان ہوئے کہ خداوند نے ہماری کتابوں کو بچا لیا۔ ہماری کتابیں محفوظ ہیں

سپاہیوں نے کہا کہ ہم سخت مجروح ہوئے تھے اور ہم کو ہمارے ہمراہی مدد دے کر یہاں تک لے آئے۔ لیکن جب اُنہوں نے دیکھا کہ ہم کو آرام نہیں ہوا تو مکانوں کو آگ لگانے کے قبل ان دو کرسیوں کو ہمارے واسطے یہاں نکال لائے اور ان میں ہم کو بٹھلا کر چلے گئے۔

ان رحمدل اہل جرمن نے حتی المقدور اُن کی تیمارداری کی وہ اتنے کمزور تھے کہ اُن کو بستی میں پہنچا نہ سکتے تھے۔ تب ان کو اپنی جنگل کی جھونپڑی میں لے آئے۔

وہ اس وقت حاضر تھے جبکہ بیش قدر کتابیں پھر کھولی گئیں۔ اور خوشی میں شکرگذاری کی عبادت کی گئی۔ جب کلام الٰہی پڑھا جاتا تھا تو بڑی سرگرمی سے یہ دونوں سپاہی سنتے تھے۔ اور رفتہ رفتہ سوال پوچھنے لگے۔ بہت جلد اُن دیانتدار کسانوں کو یہ خوشی حاصل ہوئی کہ پہلے ایک سپاہی اور تب اُن عجیب مہمانوں میں سے دوسرا سپاہی خداوند کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور اس میں ذرا شک نہیں کہ دونوں کے دل تبدیل ہو گئے تھے۔

ہم خیال کر سکتے ہیں کہ ان دونوں خاندانوں میں اس واقعہ سے کیسی خوشی ہوئی ہوگی۔ پہلے اُس سپاہی نے انتقال کیا جو عمر میں بڑا تھا۔ اور مرنے سے پہلے اُس نے دونوں والدوں اور دونوں والدوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ ہم دونوں سپاہی جن کو ہمارے ساتھیوں نے سخت مجروح چھوڑ دیا تھا۔ آپ لوگوں کی محبت اور مہربانیوں کا دل و جان سے شکریہ ادا کرتے ہیں مگر سب سے زیادہ اس کے لئے کہ تم نے اپنی عجیب بائبل ہم کو سنائی۔ اور جب ہم مر جاویں تو ہماری پیٹیاں تلاش کرنا تم کو بہت اشرفیاں ملیں گی۔ جن کو اپنے مکانات از سر نو تعمیر کرنے میں خرچ کرنا۔

اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کو اتنی نقدی مل گئی کہ نہ صرف اُنہوں نے اپنے مکانات خوب آراستہ پیراستہ کر لئے بلکہ اپنی عزیز کلیسیا کے واسطے ایک عمدہ نذرانہ روانہ کیا سوا اہل کلیسیا وفادار ملازم کو انعام دیئے۔

بستی کے قبرستان میں ان سپاہیوں کی قبر پر ایک ایک پتھر نصب کیا گیا جن پر یہ کندہ ہے کہ قریب ۱۸۱۵ء میں یہاں فریڈرک ونشل بوہیمیا کا اور مارٹین جورچیٹ لوسچیٹ کا دفن کئے گئے بغیر معلوم کئے اُنہوں نے بائبل کی جلد بچائی اور بائبل کے ذریعہ اُنہوں نے ابدی زندگی حاصل کی۔

کیا یہ آخری فقرہ ہمارے خداوند کے اس کلام کی تصدیق نہیں کرتا ہے۔ کہ جو باتیں میں نے تم سے کہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں (یوحنا ۶-۶۳) اور یقیناً چاہئے کہ یہ قدیم داستان ہم میں جوش پیدا کرے کہ ہم خود آپ کلام مقدس کی تحقیق کریں۔ اور خدا روح پاک سے منت کریں کہ ہم اس کا روز بروز زیادہ علم عطا کرے۔ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے۔ وہ یسوع ناصری ہے۔ (یوحنا ۱: ۴۵)

نظم

(از قلم خدا بخش۔ پسرور ضلع سیالکوٹ)

در کلام اللہ مفصل طور پہ ارشاد ہے۔
بھی روایت راویان معتبر سے یاد ہے۔

آدم صفی اللہ شجر ممنوعہ کا کھا کر ثمر۔
خارج الجنت ہُوا خاطر حزیں اولاد ہے

ذکر یوم الدین کا سنکر پریشاں حال تھے
آہ مسیحا سے ہوا کافور غم دلشاد ہے

بار عصیاں سے مجھے اس خالق ارض و سما
نظر کرم سے ایک پل کر دیا آزاد ہے۔

بے ریا ایمان جس کا ہے صلیبی موت پر
اس کی دفتر زندگی میں آگئے تعداد ہے

مدفون ہیں سب انبیا لیکن مسیحا آپ کا
دولتسرا تا انتہا ارض و سما آباد ہے۔

عالم برزخ میں ہیں سادہ وگدا آئے ہوئے
حال اپنے مہرباں کا ناظریں کو یاد ہے۔

واقعی وہ بیوفا قابل سزا پیدا ہُوا۔
جس کا دل اُس کی الٰہی ذات کے متضاد ہے

در پئے تحقیر عیسےٰ ناصری ہیں آجکل۔
غیر تو ہیں اس قدر جس کی نہیں تعداد ہے

زندگی نوع بشر اے ناظرین نیکو سیر
ماسوائے ذات مسیحا ابتر و برباد ہے۔

عرش سے تشریف لاکر بر زمیں ابن خدا۔
الحمد للہ خون نے سے کیا آزاد ہے۔

جب ڈسا آدم کو در باغ عدن ابلیس نے
تریاق اکبر خون عیسےٰ ہو گیا ایجاد ہے

کچھ حذر یوم حشر ہم کو نہیں ہے اگر
باوا و گر زندہ جا پیدا ہوا اتحاد ہے



تیرا حاجت روا وہ مہرباں قابل ثنا
اگما ہم کو گنہگار و مبارک باد ہے۔

بالمقابل غل جیسے کچھ نہیں غل ہوا۔
اسم اعظم فی الحقیقت عقل کا نوزاد ہے

سنگ خارا بن خدا ہوتے ہیں کیوں مجھ پر خفا
بے مقطع یہ سخن میرا تو با استاد ہے

تمہیں دین عیسوی وارث ہو آمین کا
مثل شیطان بھی تو ہیں آدم زاد ہے

وہ سمجھتے ہیں فقط اس کو خدا اللہ رسول
خان عیلے کا تو مخلوقات سے ایجاد ہے

کیا فکر ہے ایک دن اس کیفر کردار کا
ان کو اجر مل جائیگا غالب نصار آباد ہے

تا الحق الحیوان تو ہیں لیکن شناسا ہی نہیں
بت پرستی نے کیا تاریک دل جیاد ہے

بخش دے ان کو خداوندا سچی زندگی
آستاں دولت سرائے پر نگوں فریاد ہے

گرچہ تیرے نام پر فتوں ہیں شاہ و گدا
مجھ کو بھی ہر دم مسیحا تیری الفت یاد ہے

فضل حق سے ہو گئی مجھ پہ عنایت آجکل۔
اس نظم کی تصنیف میں امداد بے تعداد ہے

تھا کسی تاریک دل نے چاند پر تھوکا مگر
آپڑا اس کے ہی رخ پر قول مرداں یاد ہے

تعمیر کر بیٹھے ہیں اپنا ریگ پر لیکن سرا
منہدم ہو جائیگا دیوار بے بنیاد ہے۔

دست کرم سے ڈالدے ٹکڑا مرے کشکول میں
ہاتھ پھیلا گدا گر منتظر ارشاد ہے۔

حاجت نہیں کرتا بیاں خاطر حزیں کا ماجرا
آپ کو حالت مرے دل کی سراسر یاد ہے۔

اے خدا بخش ابر رحمت سے مجھے آبحیات
نام پیارا آپ کا پسرور میں شاد ہے۔

ریویو

پنڈت گنگارام صاحب ایم۔اے۔ ایم۔آر۔اے۔ایس

کتاب سرچشمہ مذہب کے چند حصوں پر ریویو

گزشتہ سے پیوستہ

پھر آپ فرماتے ہیں کہ آر سی دت صاحب فرماتے ہیں کہ بعض میانہ رو عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ سیریہ میں بدھ دھرم پروفیسر مہافی کے الفاظ میں اُس مذہب کا پیش رو اور تیار کنندہ تھا۔ جس کی حضرت عیسےٰ نے دو سو برس بعد تعلیم دی ہم جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا پیش رو یوحنا بپتسمہ دینے والا ایسے مسائل سے بخوبی واقف تھا اور بعض کا دعوے ہے کہ وہ خود بھی اسینی تھا۔ اس لئے یہ صریح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ نے بپتسمہ دینے والے سے بہت سی رسومات اور تعلیمات سیکھی ہیں۔ یا یہ بدھ دھرم اور دین عیسوی کے درمیان تعلق کا ذریعہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اس کے جواب میں اولاً عرض یہ ہے۔ کہ آر سی دت صاحب کی رائے محض قیاس ہے۔ اور زمانہ حال میں مختلف قیاسات ایک امر کی نسبت قائم کئے گئے ہیں۔ اور نیز ان قیاسوں میں ہمیشہ تبدیلیاں بھی واقع ہوتی رہتی ہیں۔ پس دت صاحب کا قیاس کچھ الہامی تو ہے نہیں کہ جس کو ہم آمنا و صدقنا کہہ کر مان لیں۔ بس منطقی اصول قیاس سے کسی ایسے صحیح نتیجہ پر نہیں پہونچ سکتے۔ جس نتیجہ پر آپ پہونچکر دعوےٰ کرتے ہیں کہ مسیحی مذہب جزاً بدھ مذہب پر مبنی ہے۔ اور نیز دت صاحب مسیحی مذہب کے لئے کوئی سند نہیں۔ مہافی کا بیان تو سراسر غلطی پر مبنی ہے۔ جو یہ فرماتے ہیں کہ اس مذہب کا پیش رو اور تیار کنندہ اسینی تھا۔ جس کی مسیح نے دو سو برس بعد تعلیم دی۔ چنانچہ ہم اپنے دعوے کی تائید میں آپ کی پیش کردہ محققوں سے زیادہ بڑھ چڑھ کر این سائکلوپیڈیا برٹینیکا کے صفحہ ۷۹، ۸ سے مندرجہ ذیل اقتباس پیش کرتے ہیں

مسیحی مذہب کے قبل یہودیوں میں ایک درویشوں یا سنیاسیوں کا فرقہ تھا۔ ان کا ذکر تواریخی طور پر یقینی مقابلی کے وقت میں مسیح سے قبل ۱۶۱ء میں پایا جاتا ہے۔ وہ کس قدر قدیم زمانہ سے چلے آتے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے کوئی سامان ہمارے پاس موجود نہیں۔ اس لئے مصنفین اُن کے زمانہ کی نسبت کہ وہ کس قدر قدیم عرصہ سے چلے آتے ہیں کوئی وقت نہیں بتلاتے ہیں۔

اب اس حوالہ سے یہ امر صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ درویشوں کا فرقہ یا اسینی۔ بلا تعین زمانہ اور وقت کے عرصہ دراز سے چلا آتا ہے۔ پس اس کی نسبت یہ کہنا کہ بدھ مذہب کی تعلیم سے یہ فرقہ پیدا ہوا محض غلطی پر مبنی ہو۔ کیونکہ بدھ تو مسیح سے قبل چار سو برس پہلے یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ پہلے موجود تھا۔ اور اس کے مذہب کی اشاعت ضرور ہے کہ کسی دوسرے ملک میں عرصہ بعد ہوئی ہو۔ جیسا کہ ہمارے بابو صاحب بھی فرماتے ہیں کہ راجہ اشوک کے زمانہ میں ہوئی اور یہ راجہ اسوک مسیح سے قبل ۲۷۲ء میں موجود تھا۔

(۲) ثانیاً۔ این سائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مضمون ۸۰ و ۸۱، ۷ میں یوں مرقوم ہے کہ اُن کی نسبت یعنی اسینی کی نسبت یہ فرض کیا جاوے کہ کسی قدر بیرونی تاثیر سے یہ فرقہ پیدا ہوا تو چار مختلف خیالات ان کی نسبت بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ یہ تاثیر ان پر فارسیوں یا بدھوں یا فیثا غورث یا جو سیرین غیر اقوام ان کی گرد و نواح میں رہتی تھیں ان کی جانب سے ان کو حاصل ہوئی۔ ان چاروں خیالات کی تاثیروں کی نسبت لائق دلائل پائے جاتے ہیں۔ لیکن این سائکلوپیڈیا کے مصنف کا فیصلہ ڈاکٹر لائیٹ فٹ صاحب کی رائے سے اتفاق کرتا ہے۔ اور ڈاکٹر لائیٹ فٹ صاحب فرماتے ہیں کہ پارسی مذہب کی تاثیر عام طور پر قوم اسرائیل پر تھی اور اسی تاثیر سے یہ فرقہ پیدا ہوا۔

باقی دارد

ضرورت ۱/۲

دو جونیر ورنیکلر سند یافتہ اور تربیت یافتہ مسیحی نوجوان استادوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی درخواست کنندگان اپنی سندات اور کام کے سارٹیفکیٹ کی نقول ۱۵ مارچ ۱۹۱۴ء سے پیشتر ہیڈ ماسٹر مشن سکول جہلم کے نام پر ارسال کریں۔ غیر مسیحی بھی درخواست کر سکتے ہیں

ضرورت ۳/۴

گوکڑیں پرائمری اسکول کے واسطے ایک مسیحی اردو مڈل پاس کی ضرورت ہے جو اچھوت ذات کے لوگوں میں کام کرنے میں رضامند ہووے اور تجربہ کار ہو۔ بمعہ سرٹیفکیٹ ذیل کے پتہ سے خط وکتابت کرے۔

مینیجر نور افشاں۔ لودیانہ

ضرورت ۴

دو مسیحی کمپونڈروں کی اور دو لڑکوں کی جن کو کمپونڈری سکھائی جائے گی۔ لیاقت و تجربہ بیان کریں اور تنخواہ کا فیصلہ ذیل کے پتہ سے ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر جے۔ ایم۔ واٹرس۔
کینیڈین پرسبیٹرین مشن ہسپتال۔ رتلام۔ سی آئی

التماس

نور افشاں کے خریداروں سے التماس کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے مفصل پتے ارسال کردیں۔ کیونکہ نئی چٹ چھپنے والی ہیں۔ امید ہے کہ سب خریدار اس ہی ہفتہ میں اپنے اپنے پتے ضرور بھیجدینگے۔ مینیجر نور افشاں۔

۳/۴ نوٹ:- ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۴ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے۔ ورس شریف پڑھے لکھے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے۔

وقت پر صلاح

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کے لئے وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ صلاح کہ موسم گرما آگیا ہے۔ اس موسم میں کھانے پینے یا اپنے کے باعث ہیضہ ہونے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے پہلے ہی ایک شیشی اصل عرق کافور منگوا کر اپنے گھر میں ڈال رکھیں جس سے اپنے یا پڑوسیوں کی وقت پر حفاظت ہو سکے۔ یہ اصل عرق کافور عرصہ تیس سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کے درد متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی شیشی ۴/ محصولڈاک ایک سے ۴ شیشی تک ۵/ ۲ شیشی تک ۶/
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ تا ۶ تاراچند دت اسٹریٹ۔ کلکتہ

ضرورت ۴/۴

ہوشیار پور کے زنانہ مشن ہسپتال میں دو کارندوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ایک مسیحی لیڈی ہاسپٹل اسسٹنٹ یا اسسٹنٹ سرجن کی۔

(۲) دوسرا ایک مسیحی عورت میٹرن کی کام کے لئے۔

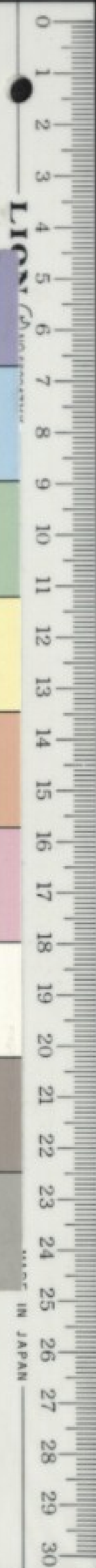
درخواستیں ان دونوں عہدوں کے لئے بمعہ نقول سرٹیفکیٹ کے جو واپس نہیں کیا جاوے گا۔ مندرجہ ذیل کے پادری صاحب کے پاس بھیجی جاویں جو تنخواہ وغیرہ کی نسبت خبر دینگے۔ اور مقرر کرینگے۔

ڈاکٹر کے۔ سی۔ چیٹرجی۔
ہوشیارپور

رسید زر

۱۹۱۴ء

ہیڈ ماسٹر مشن سکول سیالکوٹ	عہ/۱ر
بی وسادامل	عہ/۱ر
پادری ایف جے نیوٹن۔	عہ/۸ر
پادری ایل فرانسس	عہ/۱ر
مسٹر نصیر الدین	عہ/۱ر
مسٹر ڈی ایچ ایم گیور	عہ/۱ر
پادری الگیا مسیح ہوشیارپور	عہ/۱ر
بی سیموئیل بی۔ اے	عہ/۱ر
پادری سکھ لعل	عہ/۱ر
منشی دیال چند	۲ر
مسٹر پی۔ داس ہیڈ کلرک	عہ/۱ر
پادری سنگل	عہ/۱ر
پادری جیون مل	عہ/۱ر
ڈاکٹر عابد مسیح	عہ/۱ر
سپرنٹنڈنٹ سی بی بی ائی سکول	عہ/۸ر
بابو مہتاب مسیح	۲ر
گنگا بشن	عہ/۱ر
مسٹر جارج کیلب	عہ/۱ر
قاضی محمد صید	عہ/۱ر
پادری ٹی جے میکنزی	عہ/۱ر
کنور گربخش سنگھ	عہ/۱ر
مسٹر سید شاہ	عہ/۱ر
مسٹر باسی رام	عہ/۱ر
مسٹر عمر دین	عہ/۱ر
بابو جیس ہیرالال	عہ/۱ر



نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول۔ مِن تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب۔ رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پرنٹرز بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۶ر +

صحت جسمی } مِن تصنیف قاضی میر محمد۔ کونجی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲۔ یہہ نہایت مفید کتاب ہی۔ جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس } مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ہنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم } مِن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اردو۔ رومن بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر۔ اردو ۹ر اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۴ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور ہمارا کیا بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا کی قیمتی ہی +

ویدک شائستگی قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۳ر +

دائی گری } مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی۔ اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد ہووے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلیے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھر نہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہی امید ہی کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر + شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
رامنس کروسو ۱۲ر + طیطس رفیق صلیب ۸ر
طلائی شمعدان ۳ر + تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲ر
روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح ۴ر
طریق دعا ۴ر + بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہی۔ مجلد بورڈ ۴ر +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔۔ عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔۔۔ ۱۲/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔۔ ؎
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔۔ ۔۔ ؎

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	سے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایکطرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) جواب کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے - اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲/ سے لیکر دو روپیہ تک ہے - نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یوپی سے طلب کرسکتے ہیں +

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے - اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں - قیمت ۱۲/ +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھپا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے - درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت بڑھا دیتیں مشکل ہوجائیگی - نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱۲/ فی نمبر دیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۴۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۶۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھہ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے - ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی - بی - ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح - خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانۂ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرو ٹول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے - قیمت رکشا لعہ سے عہ کرو ٹول لعہ +

مزید دریافت کے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پادری ای - ایم - ویری صاحب - ڈی - ڈی ایڈیٹر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی ہوز چھپا +